

کتابِ دانیال - نمبر چالیس

پال

Jeff Pippenger

2024-01-04

دانی ایل کا پہلا باب، جب دانی ایل کے چوتھے باب کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے، تو 1798 سے 1844 تک پہلے اور دوسرے فرشتوں کی تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے۔ اسی تاریخ میں دانی ایل کی کتاب کی مہر کھول دی گئی، اور جو حصہ کھولا گیا وہ باب سات، آٹھ اور نو تھے۔ "خط پر خط" کے مطابق، باب ایک، چار اور پھر سات سے نو تک، پہلے فرشتے کی میلرٹھ تحریک کی تاریخ کو واضح کرتے ہیں۔

اس تاریخ (1798 سے 1844) میں، ایڈونٹسٹ عقیدے کے بنیادی حقائق قائم کیے گئے، اور بالآخر وہ حقائق 1843 کے پایونیر چارٹ پر پیش کیے گئے۔ دانی ایل کے باب دوم میں نیوکدنصر کی مورت اس چارٹ پر ہے۔ دانی ایل کے باب سات اور آٹھ کی روپائیں بھی چارٹ پر ہیں۔ باب آٹھ کا "روزانہ" دکھایا گیا ہے، اسی طرح احبار باب چھبیس کے "سات وقت" بھی۔ اسلام کی تین بائیں، جیسا کہ مکاشفہ باب نو میں پیش کی گئی ہیں، وہاں موجود ہیں۔ خدا نے بارہا پیشگی خبردار کیا تھا کہ ان بنیادی حقائق پر حملہ کیا جائے گا۔

جو لوگ صہیون کی دیواروں پر خدا کے نگہبان بن کر کھڑے ہیں، وہ ایسے مرد ہوں جو قوم پر آنے والے خطرات کو پہلے سے دیکھ سکیں—ایسے مرد جو حق اور باطل، راستبازی اور ناراستی کے درمیان تمیز کر سکیں۔

"یہ تنبیہ آچکی ہے: کسی ایسی چیز کو ہرگز اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے جو اُس ایمان کی بنیاد کو متزلزل کرے جس پر ہم اُس وقت سے تعمیر کرتے آ رہے ہیں جب 1842، 1843، اور 1844 میں یہ پیغام آیا۔ میں اس پیغام میں شامل تھی، اور اُس وقت سے لے کر اب تک میں اُس نور کے ساتھ وفادار رہتے ہوئے جو خدا نے ہمیں دیا ہے، دنیا کے سامنے کھڑی رہی ہوں۔ ہمارا یہ ارادہ نہیں کہ ہم اپنے پاؤں اُس بنیاد سے ہٹا لیں جس پر وہ رکھے گئے تھے، جبکہ ہم روز بروز سنجیدہ دعا کے ساتھ خداوند کے طالب ہوتے رہے، نور کے متلاشی رہتے ہوئے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اُس نور کو ترک کر سکتی ہوں جو خدا نے مجھے دیا ہے؟ وہ ازل کی چٹان کے مانند ہونا چاہیے۔ جب سے وہ مجھے دیا گیا ہے، وہ میری راہنمائی کرتا آیا ہے۔" Review and Herald, April 14, 1903.

مٹی جھاڑنے والے شخص کا کام، جو خدا کے آخری دنوں کے لوگوں کی شمولیت سے مکمل ہونا ہے، اس کی نمائندگی یسعیاہ بھی کرتا ہے، جب وہ آخری دنوں کے لوگوں اور اس کام کی نشاندہی کرتا ہے جس کے لیے انہیں بلایا گیا ہے، کیونکہ بنیادیں آخری دنوں کے آنے سے پہلے غلطی کے نیچے دب جانے کے لیے مقدر تھیں۔

اور تیری نسل کے لوگ پرانی ویران جگہوں کو دوبارہ تعمیر کریں گے؛ تو کئی پشتوں کی بنیادیں پھر سے قائم کرے گا؛ اور تو کہلائے گا: شکاف بھرنے والا، سکونت کی راہوں کو بحال کرنے والا۔ اشعیا 58:12

'پرانی اُجڑی ہوئی جگہیں' سے مراد وہ عقیدتی حقائق ہیں جو بت پرستی اور پاپائیت کی دو ویران کنندہ قوتوں سے وابستہ ہیں۔ ان دو ویران کنندہ قوتوں کی یہی ترتیب—پہلے بت پرستی، پھر پاپائیت—وہ خاکہ تھا جسے ولیم ملرنے اپنی پیش کی گئی ہر پیش گوئی کے لیے اختیار کیا۔

اور وہ قدیم ویرانوں کو تعمیر کریں گے، وہ ازمٰنہ سابقہ کی ویرانیوں کو بحال کریں گے، اور وہ ویران شہروں کی مرمت کریں گے، جو بہت سی نسلوں سے اجڑے ہوئے ہیں۔ اشعیا 61:4

نبوت کی ساخت، جسے فریم ورک کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، ان دو قوتوں کی تاریخ اور باہمی تعلق ہے۔ "اقامت کے لیے راستوں کو بحال کرنا" ملر کے فریم ورک کی بحالی ہے، جسے اس کے خواب میں مٹی جھاڑنے والے آدمی کے کام کے ذریعے ظاہر کیا گیا تھا۔ اشعیا نے سابقہ ویرانیوں کی بحالی کی نشاندہی کرنے کے لیے عزرا کی تاریخ اور ان لوگوں کی مثال دی جو بابل سے واپس آئے اور یروشلیم کی مرمت کی۔

ہم اپنے باپ دادا کے دنوں سے لے کر آج تک ایک بڑی خطا میں مبتلا رہے ہیں؛ اور اپنی بدکاریوں کے سبب ہم، ہمارے بادشاہ اور ہمارے کاہن، ملکوں کے بادشاہوں کے ہاتھ میں سپرد کیے گئے—کہ قتل کیے جائیں، اسیر بنائے جائیں، لوٹ لیے جائیں اور رسوا ہوں—جیسا کہ آج بھی ہے۔ اور اب کچھ عرصے کے لیے ہمارے خداوند خدا کی طرف سے ہم پر فضل ہوا ہے کہ وہ ہم میں سے کچھ کو بچا رکھے اور اپنی مقدس جگہ میں ہمیں ایک میخ دے، تاکہ ہمارا خدا ہماری آنکھیں روشن کرے اور ہماری غلامی میں ہمیں کچھ زندگی بخشے۔ کیونکہ ہم غلام تھے، تو بھی ہماری غلامی میں ہمارے خدا نے ہمیں ترک نہ کیا بلکہ فارس کے بادشاہوں کے آگے ہم پر رحمت کی، تاکہ ہمیں زندگی بخشے، ہمارے خدا کے گھر کو قائم کرے، اس کی ویرانیوں کی مرمت کرے اور یہوداہ اور یروشلیم میں ہمیں ایک فصیل دے۔ عزرا ۷:۹-۹

عزرا اور وہ لوگ جنہوں نے یروشلیم کی مرمت کی، اُس "بقیہ" کی نمائندگی کرتے ہیں جو اُن راہوں کے بحال کرنے والے ہیں جن میں بسنا ہے، اور وہی لوگ ہیں جو کتاب احبار باب چھبیس کی دعا کے تناظر میں یہ کام سرانجام دے رہے ہیں، جس کا حوالہ عزرا یوں دیتا ہے کہ "ہم اپنے باپ دادا کے ایام سے آج کے دن تک بڑے گناہ میں رہے ہیں؛ اور اپنی بدکاریوں کے سبب ہم، ہمارے بادشاہ اور ہمارے کاہن ملکوں کے بادشاہوں کے ہاتھ میں سپرد کیے گئے، تلوار کے حوالے کیے گئے، اسیری میں لے جائے گئے، لوٹ کا مال بنے، اور چہرے کی شرمندگی میں پڑے۔" وہ "دن" جس کا وہ ذکر کر رہا ہے، وہی "دن" ہے جب آخری ایام کا "بقیہ" بسنے کے لیے راہوں کو بحال کرتا ہے۔

عزرا کی بقیہ جماعت وہ دو گواہ ہیں جو ساڑھے تین دن کے آخر میں زندہ کیے جاتے ہیں، اور احبار باب چھبیس کی دعا کو پورا کرتے ہیں جیسا کہ دانی ایل نے باب نو میں بیان کیا ہے۔ جب عزرا اور اس کے ساتھی جلاوطنی سے واپس آئے اور یروشلیم کو دوبارہ تعمیر کیا، تو وہ ملر کے جواہرات کی بحالی کے کام کی مثال بنے، جو کہ ملر کی بنیادی سچائیوں کی بحالی کا کام ہے۔ اسی وجہ سے ملر کے کام کے ڈھانچے کو سمجھنا ضروری ہے۔

رسولوں نے ایک محکم بنیاد پر تعمیر کی، یعنی صخر ازل پر۔ اسی بنیاد پر وہ پتھر لائے جو انہوں نے دنیا سے تراش کر نکالے تھے۔ معماروں کی محنت رکاوٹوں سے خالی نہ تھی۔ مسیح کے دشمنوں کی مخالفت نے اُن کے کام کو نہایت دشوار بنا دیا۔ انہیں اُن لوگوں کی تنگ نظری، تعصب اور نفرت کا مقابلہ کرنا پڑا جو جھوٹی بنیاد پر تعمیر کر رہے تھے۔ کلیسیا کے معماروں کے طور پر کام کرنے والوں میں سے بہت سے ایسے تھے جن کا موازنہ نحیامہ کے زمانے کی دیوار کے معماروں سے کیا جا سکتا ہے، جن کے بارے میں لکھا ہے: 'جو دیوار بناتے تھے، اور جو بوجھ اٹھاتے تھے، اور جو لادتے تھے، ہر ایک نے ایک ہاتھ سے کام کیا اور دوسرے ہاتھ میں ہتھیار تھامے رکھا۔' نحیامہ 4:17۔ اعمال رسولوں، 596۔

یسعیہ کے دونوں مقامات میں، کام یہ ہے کہ کئی نسلوں کی بنیادوں اور ویرانیوں کو پھر سے قائم کیا جائے۔ یسعیاہ ایک روحانی کام کی نشاندہی کر رہا ہے جسے ظاہری کام سے مثال دے کر دکھایا گیا تھا۔ بنیادوں کی حفاظت کی جانی تھی، لیکن اس کے بجائے انہیں آخرکار جعلی جواہرات پر مبنی ایک جھوٹی بنیاد کے نیچے پوری طرح ڈھانپ دیا گیا۔ یسعیاہ جن کی نشاندہی کرتا ہے وہ ملرائٹس کی

بنیادی سچائیوں کو بحال کر رہے ہیں، نہ کہ اینٹ اور پتھر کو۔ ان سچائیوں کی علامت ملر کا وہ ڈھانچہ ہے جس میں دو ویران گر قوتیں شامل ہیں جنہوں نے "سات وقت" تک مقدس اور لشکر کو پامال کیا۔

بحالی کے اُس کام کو یوں پیش کیا گیا ہے کہ وہ "بنیادوں" کو اٹھا کھڑا کرتا اور "کئی نسلوں کی ویرانیوں" کو آباد کرتا ہے، اور یہ اُس نبوی خدمت کی نمائندگی کرتا ہے جو بنیادی حقائق کی بحالی اُس طریقہ کار سے کرتی ہے جو نبوت کو "سطر پر سطر"، "ذرا یہاں، ذرا وہاں" کے اصول پر ترتیب دیتا ہے۔ بنیادوں کو پھر سے قائم کرنے اور ویرانیوں کو آباد کرنے کا یہ کام ان ابتدائی حقائق کو پیش کرنے اور ان کا دفاع کرنے کا کام ہے جن کی نمائندگی 1843 اور 1850 کے بانیوں کے چارٹس پر کی گئی ہے، جو حقوق باب دو کی دو الواح ہیں۔ اور یہ کام "سطر پر سطر" کی اواخر کی بارش کے طریقہ کار سے انجام پاتا ہے۔ یہ ان لوگوں کے ساتھ تنازع میں یرمیاہ کی "راہیں قدیمہ" کی طرف لوٹنے کا کام ہے جو ایک جعلی بنیاد کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں، جیسا کہ ملر کے خواب کے نقلی جواہرات سے ظاہر کیا گیا ہے۔

دشمن کوشش کر رہا ہے کہ ہمارے بھائیوں اور بہنوں کے ذہنوں کو اس کام سے ہٹا دے کہ ایک جماعت کو تیار کیا جائے جو ان آخری دنوں میں کھڑی رہ سکے۔ اس کی مغالطہ انگیز باتیں اسی غرض سے ہیں کہ وہ ذہنوں کو اس وقت کے خطرات اور فرائض سے دور لے جائے۔ وہ اُس نور کی کوئی وقعت نہیں دیتے جو مسیح اپنے لوگوں کے لیے یوحنا کو دینے آسمان سے آئے تھے۔ وہ یہ تعلیم دیتے ہیں کہ جو مناظر ہمارے بالکل سامنے ہیں وہ اتنی اہمیت کے حامل نہیں کہ ان پر خاص توجہ دی جائے۔ وہ آسمانی اصل کی سچائی کو بے اثر کر دیتے ہیں اور خدا کے لوگوں کو ان کے ماضی کے تجربے سے محروم کرتے ہیں، اور اس کے بدلے انہیں جھوٹا علم دیتے ہیں۔

"خداوند یوں فرماتا ہے، راستوں پر کھڑے ہو، اور دیکھو، اور قدیم راہوں کے بارے میں پوچھو کہ اچھی راہ کہاں ہے، اور اس پر چلو۔" یرمیاہ 6:16

"کوئی شخص ہمارے ایمان کی بنیادوں کو اکھاڑ پھینکنے کی کوشش نہ کرے—وہ بنیادیں جو ہمارے کام کے آغاز میں کلام کے دعا کے ساتھ مطالعہ اور الہام کے وسیلہ سے رکھی گئی تھیں۔ انہی بنیادوں پر ہم گزشتہ پچاس برس سے تعمیر کرتے آ رہے ہیں۔ لوگ یہ گمان کر سکتے ہیں کہ انہوں نے کوئی نئی راہ پا لی ہے اور یہ کہ وہ اس سے زیادہ مضبوط بنیاد رکھ سکتے ہیں جو رکھی جا چکی ہے۔ لیکن یہ ایک عظیم فریب ہے۔ اُس بنیاد کے سوا، جو رکھی جا چکی ہے، کوئی شخص اور بنیاد نہیں رکھ سکتا۔"

"ماضی میں بہت سوں نے ایک نئے ایمان کی تعمیر، اور نئے اصولوں کے قیام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ لیکن ان کی یہ عمارت کب تک قائم رہی؟ وہ جلد ہی گر پڑی، کیونکہ وہ چٹان پر بنیاد نہیں رکھی گئی تھی۔"

"کیا ابتدائی شاگردوں کو انسانوں کے اقوال کا سامنا نہ کرنا پڑا؟ کیا انہیں جھوٹے نظریات نہ سننے پڑے، اور پھر سب کچھ کر چکنے کے بعد ثابت قدم نہ کھڑا ہونا پڑا، یہ کہتے ہوئے: 'کوئی شخص اُس بنیاد کے سوا، جو رکھ دی گئی ہے، اور کوئی بنیاد نہیں رکھ سکتا'؟" 1 Corinthians 3:11

"پس ہم پر لازم ہے کہ اپنے اعتماد کے آغاز کو آخر تک مضبوطی سے قائم رکھیں۔ خدا اور مسیح کی طرف سے قدرت کے کلمات اس قوم کے پاس بھیجے گئے ہیں، جو انہیں نکتہ بہ نکتہ دنیا سے نکال کر موجودہ حق کی واضح روشنی میں لے آئے ہیں۔ ان بوٹوں کے ساتھ جنہیں مقدس آگ نے چھو لیا تھا، خدا کے خادموں نے اس پیغام کی منادی کی ہے۔ الہی کلام نے منادی کیے گئے حق کی اصالت پر اپنی مہر ثبت کر دی ہے۔" Testimonies, volume 8, 296, 297

"آخری ایام میں کھڑے ہونے کے لیے ایک قوم کی تیاری کا کام" وہ کام ہے جو حزقی ایل کے باب سینتیس کی دو پیشگوئیوں سے وابستہ ہے۔ بیابان میں پکارنے والی اشعیاء کی آواز کے ذریعے ایک پیغام سنایا جاتا

ہے، اور حزقی ایل کا پہلا پیغام اُن سب کو اکٹھا کرتا ہے جو سدوم اور مصر کے شہر کی گلی میں ساڑھے تین دن تک مردہ پڑے رہے تھے۔ پھر وہ پہچانتے ہیں کہ وہ متی کی انجیل میں دس کنواریوں کی تمثیل کے انتظار کے وقت میں رہے ہیں۔ پھر وہ یرمیاہ کو دی گئی وہ پکار سنتے ہیں کہ اگر وہ لوٹنا چاہتے ہیں تو قیمتی کو ردی سے جدا کریں۔ وہ یہ بھی پہچانتے ہیں کہ دانی ایل کے باب نو کی دعا موجودہ سچائی ہے۔ لہذا اگر اور جب وہ انجیل کی شرائط کو قبول کر کے اور انہیں پورا کر کے واپس آنے کا انتخاب کرتے ہیں، تو وہ حزقی ایل کا دوسرا پیغام پاتے ہیں اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر ایک زبردست لشکر بن جاتے ہیں۔

آخری ایام میں ایک قوم کو کھڑا ہونے کے لیے تیار کرنے کا کام 'سطر پر سطر' کی آخری بارش کے طریقہ کار کے ذریعے پورا ہوتا ہے۔ یہ کام اُن ملرائٹ سچائیوں کی بحالی پر مشتمل ہے جو 1843 اور 1850 کی پیش رو چارٹس پر پیش کی گئی ہیں۔ وہ دونوں چارٹس حبقوق کی دو تختیاں ہیں، اور انہیں ایک دوسرے پر (سطر پر سطر) رکھا جانا چاہیے، اور یوں یہ دونوں چارٹس اُن بنیادی سچائیوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو مٹی جھاڑنے والے آدمی کے ذریعے آخری ایام میں بحال کی جانی ہیں۔

جب انہیں اکٹھا کیا جائے، سطر بہ سطر، تو وہ 1843 کے چارٹ میں غلطی کی نشاندہی کرتے ہیں، جسے بعد ازاں 1850 کے چارٹ میں درست کر دیا گیا۔ جب انہیں ایک جدول کی حیثیت سے (سطر بہ سطر) دیکھا جائے تو وہ خدا کی قوم کے تجربے اور سات گرجوں کی پوشیدہ تاریخ دونوں کی نمائندگی کرتے ہیں، کیونکہ مل کر وہ پہلی مایوسی، انتظار کا زمانہ، آدھی رات کی پکار، 22 اکتوبر 1844 اور عظیم مایوسی کو واضح کرتے ہیں۔

یہ پہلی مایوسی، نصف شب کی پکار اور عظیم مایوسی ہی ہیں جو سات گرجوں کی پوشیدہ تاریخ ہیں۔ یہ سچائی کی ساخت ہے، کیونکہ سچائی کی بنیاد اس بات پر ہے کہ عبرانی لفظ "سچائی" کے پہلے اور آخری حروف اسی طرح ہیں جیسے اس تاریخ کی پہلی اور آخری مایوسی۔ درمیانی اور تیرہواں حرف بغاوت کی علامت ہے، جیسا کہ اُن لوگوں سے ظاہر ہوتا ہے جو نصف شب کی پکار کے پیغام کو رد کرتے ہیں۔ جب دو چارٹ ایک ساتھ لائے جاتے ہیں تو وہ ملر کے پیروکاروں کے نبوی حقائق کے لیے دو گواہ فراہم کرتے ہیں جنہیں دھول جھاڑنے والا آدمی بحال کرے گا، اور وہ اُس تجربے کی بھی نشاندہی کرتے ہیں جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کے تجربے کی نمائندگی کرتا ہے۔

جنہیں علم بننے کے لیے بلایا گیا تھا (ایک لاکھ چوالیس ہزار) وہ 18 جولائی 2020 کو اپنی پہلی مایوسی سے دوچار ہوئے، اور پھر جولائی 2023 میں انہیں بیابان میں پکارنے والی ایک آواز کی طرف سے ایک پیغام پیش کیا گیا۔ وہ آواز انہیں واپس لوٹنے کی دعوت دے رہی تھی۔

سات گرجوں کی پوشیدہ تاریخ کے اسی مرحلے پر بغاوت ظاہر ہوگی، کیونکہ اگلا سنگ میل وہ وقت ہے جب گرد جھاڑنے والا آدمی جواہرات جمع کرتا ہے اور انہیں صندوقچے میں ڈال دیتا ہے۔ پھر وہ دس گنا زیادہ چمکتے ہیں۔ اسی موقع پر ملر بیدار ہوا۔ جب کنواریاں (ملر) جاگتی ہیں، تو بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔ کئی نسلوں کی ویرانیوں کی بحالی ایک ایسا کام ہے جس میں دو گواہوں کو لازماً حصہ لینا ہے۔ وہ کام اب انجام دیا جا رہا ہے۔

ویلیم ملر کے نزدیک دانی ایل کے ابواب سات، آٹھ اور نو میں دریائے اُلانی کی رویا میں پیش کی گئی نبوتوں کا خاکہ یہ تھا کہ وہ بت پرستی اور پاپائیت کی دو ویران کرنے والی قوتوں پر مشتمل تھا؛ اور فیوچر فار امریکہ کے لیے خاکہ یہ ہے: بت پرستی (اژدہا)، اس کے بعد پاپائیت (درندہ)، اور مرتد پروٹیسٹنٹ ازم (جھوٹا نبی)۔ دونوں خاکوں کو قائم کرنے والی کنجی رسول پولس کی تحریریں ہیں۔ رسول پولس وہ نبوتی آواز تھے جس نے قدیم اسرائیل کو روحانی اسرائیل سے جوڑا۔ اپنی تبدیلی سے پہلے پولس کا نام ساؤل تھا، جس کے معنی "منتخب" یا "مقرر کیا گیا" ہیں۔

پولس کو غیر قوموں کا رسول منتخب کیا گیا تھا، اور اسے دیگر باتوں کے علاوہ عہدِ عتیق کی سمجھ بوجھ کی بنا پر چنا گیا تھا۔ عہدِ جدید کے بیشتر حصے کے مصنف ہونے کے ناطے، عہدِ جدید کے کسی اور مصنف کے پاس عہدِ عتیق کی وہ فہم نہ تھی جو پولس کے پاس تھی۔ اسے غیر قوموں کے سامنے انجیل پیش کرنے میں پیش قدمی کرنے کے لیے چنا گیا، اور یہ بھی کہ وہ عہدِ عتیق کی نبوی تاریخوں اور صلیب کے دور کے بعد آنے والی نبوی تاریخ کے باہمی تعلق کو قائم کرے۔ پولس کی گواہی کے بغیر میلرائٹس کی نبوی سمجھ، اور فیوچر فار امریکہ کی سمجھ سرے سے موجود ہی نہ ہوتیں۔ اسی تاریخ میں جب حرفی اسرائیل خدا کی برگزیدہ قوم کے طور پر طلاق دیا گیا، پولس کو اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے چنا گیا کہ قدیم اسرائیل—اگرچہ اس وقت خدا سے طلاق یافتہ تھا—روحانی اسرائیل کی نبوی تاریخ کی علامت تھا۔ پہلے اور تیسرے فرشتوں کی تحریکوں کے لازمی نبوی اصول بنیادی طور پر رسول پولس کی تحریروں پر مبنی ہیں۔

اسی وجہ سے، ہم کچھ نبوی اصولوں پر غور کریں گے جن کی نشاندہی پولس نے کی تھی اور جنہوں نے ملرائٹس کے اس پیغام کو متاثر کیا جو دو ویران کرنے والی طاقتوں کے ڈھانچے کے اندر مرتب کیا گیا تھا، اور اسی ضمن میں ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ وہ اصول تین ویران کرنے والی طاقتوں کے ڈھانچے پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔

مزید براں، اے بھائیو، میں نہیں چاہتا کہ تم بے خبر رہو کہ ہمارے سب باپ بادل کے زیر سایہ تھے اور سب سمندر میں سے گزر گئے۔ اور سب نے بادل اور سمندر میں موسیٰ کی قیادت میں ہیپتسمہ لیا۔ اور سب نے ایک ہی روحانی خوراک کھائی۔ اور سب نے ایک ہی روحانی مشروب پیا، کیونکہ وہ اُس روحانی چٹان سے پیتے تھے جو اُن کے ساتھ ساتھ تھی، اور وہ چٹان مسیح تھی۔ لیکن اُن میں سے بہت سوں پر خدا راضی نہ ہوا، کیونکہ وہ بیابان میں ہلاک ہو گئے۔ اب یہ باتیں ہماری عبرت کے لیے ہوئیں تاکہ ہم بری چیزوں کی خواہش نہ کریں، جیسے انہوں نے کی۔ اور نہ تم بت پرست بنو، جیسے اُن میں سے بعض تھے، چنانچہ لکھا ہے: قوم کھانے پینے کو بیٹھ گئی اور کھیلنے کو اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور نہ ہم حرامکاری کریں، جیسے اُن میں سے بعض نے کی، اور ایک ہی دن میں تئیس ہزار ہلاک ہوئے۔ اور نہ ہم مسیح کو آزمائیں، جیسے اُن میں سے بعض نے بھی آزمایا، اور سانپوں سے ہلاک کیے گئے۔ اور نہ تم بڑبڑاؤ، جیسے اُن میں سے بعض نے بڑبڑایا، اور ہلاک کرنے والے سے ہلاک ہوئے۔ اب یہ سب باتیں اُن کے ساتھ نمونہ کے طور پر واقع ہوئیں، اور وہ ہماری نصیحت کے لیے لکھی گئیں، جن پر زمانوں کی انتہا آپہنچی ہے۔ 1 کرنتھیوں 10:1-10

دس مختصر آیات میں پولس واضح کرتا ہے کہ رسم ہیپتسمہ کی مثال بحرِ قلزم کو پار کرنے میں دکھائی گئی تھی، اور یہ کہ جو چٹانِ قدیم اسرائیل کے ساتھ ساتھ تھی وہ "روحانی چٹان" تھی، اور وہ مسیح تھا۔ وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ قدیم اسرائیلِ آخری ایام میں رینے والوں کے لیے مثال ہے۔ یہ عبارت ایک تنبیہ ہے، اور یہی عبارت حق کے علمبرداروں اور حق کے مخالفوں کے درمیان نزاع کا باعث ہے۔ ایڈونٹسٹ علمائے الہیات سکھاتے ہیں کہ پولس محض یہ ظاہر کر رہا تھا کہ قدیم اسرائیل کی تاریخیں ایسے اخلاقی اسباق پیش کرتی ہیں جنہیں آخری ایام میں رینے والوں کو سمجھنا ضروری ہے، مگر وہ اصرار کرتے ہیں کہ پولس یہ نہیں کہہ رہا تھا کہ لفظی اسرائیل کی تاریخیں روحانی اسرائیل میں حقیقی طور پر دہرائی جائیں گی۔ سسٹر وائٹ اکثر اسی عبارت کو استعمال کرتی ہیں تاکہ بالکل وہی مفہوم ثابت کریں جو پولس کا مقصود تھا۔

"قدیم نبیوں میں سے ہر ایک نے اپنے زمانے کے لیے کم، اور ہمارے لیے زیادہ کلام کیا، یہاں تک کہ اُن کی نبوت ہمارے حق میں مؤثر ہے۔ اور یہ سب کچھ اُن پر عبرت کے طور پر واقع ہوا، اور ہماری تنبیہ کے لیے لکھا گیا، جن پر زمانوں کے آخری انجام آپہنچے ہیں۔" 1 Corinthians 10:11۔ وہ اپنی خدمت اپنے لیے نہیں بلکہ ہمارے لیے انجام دے رہے تھے، اُن باتوں میں جو اب اُن لوگوں کے وسیلہ سے تمہیں سنائی گئی ہیں جنہوں نے آسمان سے بھیجے گئے روح القدس کے ساتھ تمہیں انجیل کی

منادی کی؛ اور یہ وہ باتیں ہیں جن پر فرشتے بھی نگاہ ڈالنے کے مشتاق ہیں۔' Peter 1:12 1...."

"بائبل نے اپنے خزانوں کو اس آخری نسل کے لیے جمع کر کے ایک جا باندھ رکھا ہے۔ عہد عتیق کی تاریخ کے تمام عظیم واقعات اور پرہیبت معاملات ان آخری ایام میں کلیسیا میں وقوع پذیر ہوتے رہے ہیں اور ہو رہے ہیں۔" Selected Messages, book 3, 338, 339.

آپات میں پولس کے مفہوم کو بہن وائٹ یوں سمیٹتی ہیں: "عہد عتیق کی تاریخ کے عظیم واقعات اور پر وقار معاملات ان آخری ایام میں کلیسیا کے اندر دہرائے جا چکے ہیں اور دہرائے جا رہے ہیں۔" پولس کے اس تعین کو کمزور کرنے کی کوشش میں کہ قدیم اسرائیل علامتی طور پر حقیقی اسرائیل کی تاریخ کی عکاسی کرتا ہے، شیطان نے اس نبوی اصول پر دو بنیادی حملے چلائے ہیں۔ پہلا، جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں، یہ دعویٰ ہے کہ پولس محض یہ بتا رہے تھے کہ وہ تاریخی اخلاقی اسباق کی نمائندگی کرتی ہیں۔ یہ غلط تعلیم ایک نیم سچائی ہے، اور نیم سچائی بالکل سچ نہیں ہوتی۔ یہ بات درست ہے کہ قدیم اسرائیل کی تاریخ سے اخذ کیے جانے والے اخلاقی اسباق آخری ایام میں رہنے والوں کے فائدے کے لیے ہیں، لیکن جب اسی بات کو اس امر کے انکار کے لیے استعمال کیا جائے کہ وہ تاریخی ان واقعات کی بھی مثال ہیں جو دوبارہ دہرائے جائیں گے، تو وہ بات نیم سچائی بن جاتی ہے، جو سچائی کا انکار کرانے کے لیے گھڑی گئی ہے۔

خدا کے لوگوں کے سامنے اب یا برکت ہے یا لعنت—برکت اگر وہ دنیا سے نکل آئیں اور الگ ہو جائیں، اور عاجزانہ اطاعت کی راہ پر چلیں؛ اور لعنت اگر وہ بت پرستوں کے ساتھ جا ملیں، جو آسمان کے بلند تقاضوں کو پاؤں تلے روندتے ہیں۔ سرکش اسرائیل کے گناہ اور بدکاریاں قلمبند ہیں اور یہ تصویر ہمارے سامنے بطور تنبیہ پیش کی گئی ہے کہ اگر ہم ان کی نافرمانی کے نمونے کی پیروی کریں اور خدا سے برگشتہ ہو جائیں تو ہم بھی یقینی طور پر اسی طرح گر جائیں گے جیسے وہ گرے۔ 'اب یہ سب باتیں ان پر بطور مثال واقع ہوئیں، اور وہ ہماری تنبیہ کے لیے لکھی گئیں، ہم جن پر دنیا کے اختتام کا زمانہ آ پہنچا ہے۔' ٹیسٹیمنیز، جلد اول، 609.

ایک سچائی کو دوسری سچائی کی نفی کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ جب ایسا کیا جاتا ہے تو یہ خدا کی سچائی کو جھوٹ میں بدل دیتی ہے۔

"نجات دہندہ کے ایک قول سے دوسرے قول کو باطل نہیں کیا جانا چاہیے۔" عظیم کشمکش، 371.

یہ تعلیم کہ قدیم اسرائیل کی تاریخ محض اخلاقی اسباق کی نمائندگی کرتی ہے، ایڈونٹسٹ الہیات دان اکثر اسے خدا کے کلام نبوت کو تباہ کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، اور یہ ان نیم سچائیوں میں سے ایک ہے جو افسانوں کے اس پکوان میں شامل کی گئی ہے جو خدا کے لوگوں کو دھوکے میں ڈال کر ان سے جھوٹ قبول کرانے کے لیے تیار کیا گیا ہے، اور جو جھوٹ وہ قبول کرتے ہیں اس کی نشان دہی رسول پولس کی تحریروں میں کی گئی ہے۔

قدیم اسرائیل کی تاریخ جدید اسرائیل کی تاریخ کی عکاسی کرتی ہے—اس اصول کے خلاف دوسرا بنیادی حملہ انسداد اصلاح مذہب کے دور میں جیسویٹوں نے ایجاد کیا، اور اس کی بنیاد اس خیال سے اتفاق پر ہے کہ قدیم اسرائیل کی تاریخ دہرائی جاتی ہے۔ جیسویٹوں کا جھوٹ یہ ہے کہ تاریخ حرفی طور پر دہرائی جاتی ہے، روحانی طور پر نہیں۔ یہ جھوٹ اس سمجھ کو روکنے کے لیے گھڑا گیا کہ روم کا پوپ بائبل کی نبوت کے مطابق مخالف مسیح ہے، کیونکہ یہ تعلیم اس سچائی کو تو مانتی ہے کہ آخری دنوں میں ایک مخالف مسیح ہوگا، مگر یہ دعویٰ کرتی ہے کہ مخالف مسیح ایک حرفی قوت ہے، روحانی قوت نہیں۔ مکاشفہ باب سترہ کی جو فاحشہ ہے، جس کی پیشانی پر "راز بابل" لکھا ہے، وہ پھر ایک ایسی فاحشہ ٹھہرے گی جو بابل کی حرفی سرزمین میں نمودار ہوتی ہے، جو آج عراق ہے۔

جو لوگ لفظ کے فہم میں الجھ جاتے ہیں، جو ضدِ مسیح کے معنی سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں، وہ یقیناً خود کو ضدِ مسیح کے فریق میں شامل کر دیں گے۔ Kress Collection, 105.

پوپ ایک حقیقی شخص ہے، جو ایک حقیقی طاقت (کیتھولک کلیسیا) کی نمائندگی کرتا ہے، لیکن اسے اور اس کی تنظیم کو نبوی اعتبار سے حقیقی بابل کے طور پر شناخت کیا گیا ہے، اور انہیں درست طور پر تبھی پہچانا جا سکتا ہے جب ضدِ مسیح کے موضوع کو ایک حقیقی مثال کی روحانی تکمیل کے طور پر پیش کیا جائے۔ پولس نے واضح کیا کہ حقیقی اسرائیل، روحانی اسرائیل کی تصویر کشی کرتا ہے، مگر یہ کوئی نئی نبوی سچائی نہ تھی جو اس نے پیش کی، کیونکہ اس کی فہم عموماً عہدِ عتیق پر مبنی تھی، اور اسی میں اس کی گواہی کی بنیاد ہے۔

یوں فرماتا ہے خداوند، اسرائیل کا بادشاہ، اور اس کا فادی، رب الافواج: میں اول ہوں اور میں آخر ہوں؛ اور میرے سوا کوئی خدا نہیں۔ اور کون ہے جو میری مانند ہو؟ وہ پکارے اور اسے بیان کرے اور میرے حضور اسے ترتیب دے، جب سے میں نے قدیم قوم کو مقرر کیا ہے۔ اور جو باتیں آنے والی ہیں اور جو آئندہ ہوں گی، وہ انہیں بتائیں۔ نہ ڈرو، نہ گھبراؤ: کیا میں نے اس وقت سے تمہیں نہیں بتایا اور اسے ظاہر نہیں کیا؟ تم خود میرے گواہ ہو۔ کیا میرے سوا کوئی خدا ہے؟ ہاں، کوئی خدا نہیں؛ میں کسی کو نہیں جانتا۔ اشعیا 44:6-8.

ہمیں مسیح کے گواہ بننا ہے، جیسے پولس تھا، کہ الفا اور اومیگانے نہ صرف قدیم اسرائیل کو بلکہ بائبل کے تمام قدیم لوگوں کو بھی علامتیں ٹھہرایا تاکہ وہ ان باتوں کو ظاہر کریں جو آخری ایام میں زندہ رہنے والوں پر آنے والی ہیں۔ پولس عہدِ عتیق کا ماہر تھا، اور اسے اس لیے اٹھایا گیا کہ وہ جسمانی اسرائیل اور روحانی اسرائیل کے دوروں کے درمیان نبوتی رابطہ کڑی بنے۔ اسی کی تحریروں نے ان لوگوں کی رہنمائی کی جنہوں نے 1798 میں وقتِ اختتام پر علم میں ہونے والے اضافہ کو سمجھا، اور 1989 میں بھی۔

قدیم حقیقی بابل، قدیم بنو مشرق، قدیم مصر، قدیم یونان، اور قدیم ماد و فارس کی سلطنت دنیا کے آخر میں روحانی قوتوں کی علامتیں ہیں۔ قدیم علامتیں وہ ظاہری چیزیں ہیں جو پہلے آتی ہیں، اور ان کے بعد آنے والی روحانی حقیقت کی نمائندگی کرتی ہیں۔ پولس یہاں تک کہتا ہے کہ حقیقی آدم، روحانی آدم (جو مسیح ہے) کی علامت تھا۔

چنانچہ لکھا ہے: پہلا انسان، آدم، ایک زندہ جان بنایا گیا؛ آخری آدم ایک زندگی بخش روح بنایا گیا۔ تاہم پہلے وہ نہ تھا جو روحانی ہے بلکہ وہ جو طبعی ہے؛ اور اس کے بعد وہ جو روحانی ہے۔ پہلا انسان زمین سے ہے، زمینی؛ دوسرا انسان آسمان سے خداوند ہے۔ جیسا زمینی ہے، ویسے ہی وہ بھی ہیں جو زمینی ہیں؛ اور جیسا آسمانی ہے، ویسے ہی وہ بھی ہیں جو آسمانی ہیں۔ اور جیسے ہم نے زمینی کی صورت اٹھائی ہے، ہم آسمانی کی صورت بھی اٹھائیں گے۔ 1 کرنتھیوں 15:45-49

پہلے اور آخری آدم کے بارے میں پولس کچھ نہایت گہرے سبق سکھا رہا ہے، لیکن ہم صرف اس اصول کی نشاندہی کر رہے ہیں جیسے وہ اس عبارت میں بہت واضح طور پر پیش کرتا ہے، جب وہ کہتا ہے: "پہلے روحانی نہیں، بلکہ طبعی تھا؛ اور اس کے بعد روحانی۔" ظاہری، جیسے پولس یہاں "طبعی" قرار دیتا ہے، پہلے ہے، اور روحانی آخر میں۔ ظاہری اسرائیل پہلے تھا، اور طبعی تھا، اور روحانی اسرائیل "بعد میں" آتا ہے۔

حرفی بابل، روحانی بابل سے پہلے آتا ہے۔ پولس کی تحریروں میں جس اگلے اہم نکتے پر زور دیا گیا ہے، وہ تاریخ کا وہ موڑ ہے جب حرفی سے روحانی میں تبدیلی لاگو کی جاتی ہے۔ یہ صلیب کا وہ دور ہے جب حرفی سے روحانی کی نبوتی تبدیلی کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

کیونکہ مسیح یسوع میں ایمان کے سبب سے تم سب خدا کے فرزند ہو۔ کیونکہ تم میں سے جتنے مسیح میں بپتسمہ لیے ہیں، انہوں نے مسیح کو پہن لیا ہے۔ نہ یہودی ہے نہ یونانی، نہ غلام ہے نہ آزاد، نہ مرد ہے نہ عورت، کیونکہ تم سب مسیح یسوع میں ایک ہو۔ اور اگر تم مسیح کے ہو تو ابراہیم کی نسل ہو اور وعدہ کے مطابق وارث بھی ہو۔ گلتیوں 26:3-29۔

اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کا پیدائشی حق کیا ہے، اگر اور جب آپ مسیح کو قبول کر لیتے ہیں تو آپ ابراہیم کی نسل بن جاتے ہیں۔ آپ جسمانی اسرائیل نہیں؛ آپ روحانی اسرائیل ہیں۔ جسمانی سے روحانی میں تبدیلی کا محور صلیب تھی۔ پولس انسانیت کو دو طبقات میں تقسیم کرتا ہے۔ ہر طبقے کا اپنا عہد ہے، اور دونوں ابراہیم کی نسل سے ہیں۔ ہر ایک کے پاس ایک شہر ہے جو ان کے خاندان اور عہد کی نمائندگی کرتا ہے۔ ہر ایک یا تو جسمانی آدم کا فرزند ہے یا روحانی آدم کا۔

کیونکہ لکھا ہے کہ ابراہیم کے دو بیٹے تھے، ایک لونڈی سے اور دوسرا آزاد عورت سے۔ مگر جو لونڈی سے تھا وہ جسم کے مطابق پیدا ہوا؛ لیکن جو آزاد عورت سے تھا وہ وعدہ کے وسیلہ سے تھا۔ یہ باتیں تمثیل ہیں، کیونکہ یہ دو عہد ہیں: ایک کوہ سینا سے، جو غلامی کو جنم دیتا ہے، یعنی ہاجرہ۔ کیونکہ ہاجرہ عرب میں کوہ سینا ہے اور اس کا تعلق اُس یروشلم سے ہے جو اب موجود ہے، اور وہ اپنی اولاد سمیت غلامی میں ہے۔ لیکن جو اوپر کا یروشلم ہے وہ آزاد ہے، اور وہ ہم سب کی ماں ہے۔ کیونکہ لکھا ہے، خوش ہو اے ہانجھ جو جنتی نہیں؛ خوشی سے پکار اور للکار، اے جس کو درد زہ نہیں؛ کیونکہ ویران کی اولاد اُس سے کہیں زیادہ ہے جس کا شوہر ہے۔ پس اے بھائیو، ہم بھی اسحاق کی مانند وعدہ کے فرزند ہیں۔ لیکن جس طرح اُس وقت جسم کے مطابق پیدا ہونے والے نے روح کے مطابق پیدا ہونے والے کو ستایا تھا، ویسا ہی اب بھی ہے۔ تو پھر کتاب کیا کہتی ہے؟ لونڈی اور اس کے بیٹے کو نکال دے؛ کیونکہ لونڈی کا بیٹا آزاد عورت کے بیٹے کے ساتھ وارث نہ ہوگا۔ پس بھائیو، ہم لونڈی کے فرزند نہیں بلکہ آزاد کے ہیں۔ گلتیوں 22:4-30۔

دور صلیب میں، قدیم لفظی امور جدید روحانی حقائق کی علامتیں بن گئے۔ رسول پولس نے ان بنیادی نبوتی حقائق کو واضح کیا جنہوں نے ولیم ملر کو دو ویران کن قوتوں کے ڈھانچے کی تشکیل دینے کے قابل بنایا، جس پر اس نے اپنی تمام نبوتی نتیجہ گیریوں کی بنیاد رکھی۔ یہی کام جو رسول پولس نے انجام دیا تھا تین ویران کن قوتوں کی نشاندہی کرتا ہے، جو فیوچر فار امریکہ کی تمام نبوتی نتیجہ گیریوں کا ڈھانچہ ہے۔

باب سات، آٹھ اور نو میں دریائے الای کی رویا میں جس علم کے اضافے کی نمائندگی کی گئی ہے، اس کے بارے میں ملر کی تفہیم کا ڈھانچہ اُس کی اس دریافت پر مبنی تھا کہ کتاب دانی ایل میں "daily" بت پرست روم کی نمائندگی کرتا تھا۔ یہ دریافت اسے پولس کے تھسلینیکوں کے نام دوسرے خط میں ہوئی۔ یہ تفہیم وہ بنیادی سچائی ہے جو نبوتی "جھوٹ" کے ساتھ منسلک کی گئی ہے، جو آخری دنوں میں سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹوں پر سخت گمراہی طاری ہونے کا سبب بنتی ہے۔

ہم علم میں اضافے کے اُس مطالعے کو، جو نہر اولائی کے رؤیا میں ظاہر کیا گیا ہے، اگلے مضمون میں اس بات پر غور کر کے جاری رکھیں گے کہ ملر نے پولس کے خط میں کیا پہچانا تھا۔

"جو ظاہری پردے کے نیچے تک دیکھتا ہے، جو سب انسانوں کے دلوں کو پڑھتا ہے، وہ اُن لوگوں کے بارے میں جنہیں بڑا نور ملا ہے، یوں فرماتا ہے: 'وہ اپنی اخلاقی اور روحانی حالت کے سبب نہ مصیبت زدہ ہیں اور نہ ہی حیران و ششدر۔' ہاں، انہوں نے اپنی ہی راہیں اختیار کر لی ہیں، اور اُن کی جان اُن کی مکروہات میں لذت پاتی ہے۔' پس میں بھی اُن کے فریبوں کو اختیار کروں گا، اور اُن پر وہی کچھ نازل کروں گا جس سے وہ ڈرتے ہیں؛ کیونکہ جب میں نے پکارا تو کسی نے جواب نہ دیا؛ جب میں نے کلام کیا تو انہوں نے نہ سنا؛ بلکہ انہوں نے میری آنکھوں کے سامنے بدی کی، اور اُس چیز کو اختیار کیا جس سے میں خوش نہ تھا۔' خدا اُن پر سخت گمراہی بھیجے گا تاکہ وہ جھوٹ کو سچ مان لیں، کیونکہ انہوں نے 'حق کی محبت کو، تاکہ نجات پائیں، قبول نہ کیا،' بلکہ ناراستی میں

خوشی پائی۔' یسعیاہ 3:66، 4:2 تھسلنیکیوں 11:2، 10، 12۔

"آسمانی معلم نے پوچھا: 'اس سے بڑھ کر کون سا فریب ذہن کو بہکا سکتا ہے کہ تم یہ دکھاؤ کرو کہ تم درست بنیاد پر تعمیر کر رہے ہو اور یہ کہ خدا تمہارے اعمال کو قبول کرتا ہے، جبکہ حقیقت میں تم دنیاوی مصلحت کے مطابق بہت سے کام انجام دے رہے ہو اور یہوواہ کے خلاف گناہ کر رہے ہو؟ آہ، یہ ایک بڑا فریب ہے، ایک دل فریب دھوکہ، جو ذہنوں پر قابض ہو جاتا ہے جب وہ لوگ جو ایک بار حق کو جان چکے ہوتے ہیں، دینداری کی صورت کو اس کی روح اور قدرت سمجھ بیٹھتے ہیں؛ جب وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ دولت مند ہیں اور مال و اسباب میں بڑھ گئے ہیں اور انہیں کسی چیز کی ضرورت نہیں، حالانکہ حقیقت میں انہیں ہر چیز کی ضرورت ہے۔' ٹیسٹیمونیز، جلد 8، صفحات 249، 250۔"